Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029
جمعرات 11 جون 1998ء 15 صفر المظفر 1419 ہجری 11 احسان 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 123

خدا کی طرف قدم بڑھاؤ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو شخص مجھ سے بالشت بھر قریب ہوتا ہے میں اس سے گز بھر قریب ہوتا ہوں، اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔

(مسلم کتاب التوبہ باب فی الحض علی التوبہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہماری غرض بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ لوگوں کو اس خدا کی طرف رہنمائی کریں جسے ہم نے خود دیکھا ہے۔ سنی سنائی بات اور قصہ کے رنگ میں ہم خدا کو دکھانا نہیں چاہتے بلکہ ہم اپنی ذات اور اپنے وجود کو پیش کر کے دنیا کو خدا تعالیٰ کا وجود منوانا چاہتے ہیں۔ یہ ایک سیدھی بات ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف جس قدر کوئی قدم اٹھاتا ہے خدا تعالیٰ اس سے زیادہ سرعت اور تیزی کے ساتھ اس کی طرف آتا ہے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک معزز آدمی کا منظور نظر عزیز اور واجب التعظیم سمجھا جاتا ہے تو کیا خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والا اپنے اندر ان نشانات میں سے کچھ بھی حصہ نہ لے گا جو خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور بے انتہا طاقتوں کا نمونہ ہوں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 212)

سب سے اول تو ضروری یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر یقین پیدا ہو۔ اس کے بعد روح میں خود ایک جذب پیدا ہو جاتا ہے۔ جو خود بخود اللہ تعالیٰ کی طرف کھچی چلی آتی ہے۔ جس جس قدر معرفت اور بصیرت بڑھے گی۔ اسی قدر لذت اور سرور بڑھتا جائے گا۔ معرفت کے بغیر تو کبھی لذت پیدا نہیں ہو سکتی۔ ذوق شوق کا اصل مبدء تو معرفت ہی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 460)

ایلومینیم کے برتنوں کا استعمال چھوڑ دیں

ساری دنیا کے احمدیوں کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ہدایت

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5- جون 1998ء کو اردو کلاس میں ایلومینیم کے برتنوں کو چھوڑنے کی ہدایت کرتے ہوئے فرمایا

آپ کے حوالے سے سب دنیا کو ایک پیغام دینا ہے یہ جو ایلومینیم کے برتن ہیں یہ بہت زہریلی چیز ہے۔ اور میں نے بہت سی کتابیں پڑھی ہیں ایلومینیم کے متعلق بہت ماہرین کی کتابیں اور وہ کہتے ہیں کہ دنیا کی بہت سی بیماریاں آج کل کے زمانے میں ایلومینیم کی وجہ سے پھیلی ہوئی ہیں۔ ایلومینیم ایک دھات ہے جو بہت ہلکی ہوتی ہے اور غریب ملکوں میں تو کثرت سے ایلومینیم کے برتن استعمال ہوتے ہیں پرانے زمانے میں جب ایلومینیم دھات کا پہلی دفعہ پتہ لگا تو شاہی دستر خوان پر ایلومینیم کے چمچے آیا کرتے تھے۔ اس کی کراکری ساری۔ اور بڑا اعزاز تھا کہ ہلکے پھلکے چمچے۔ اب زمانہ بدل گیا ہے اب جتنی بھاری کراکری ہو اتنا ہی اعزاز کی بات ہے۔ ایلومینیم کے نتیجے میں بوڑھی عمر کی بیماریاں ساری بہت جلدی آجاتی ہیں۔ دماغ کے ریشے تنگ ہو جاتے ہیں اور اس کی تفصیل آپ کو بتاؤں تو آپ ایلومینیم کو دیکھنے سے بھی ڈریں۔ بہت گہرا تمام جسم کے ہر حصے پر یہ اثر کرتا ہے۔ اس لئے جتنے لوگ بچوں کی کلاس کے لئے کھانا پکاتے ہیں وہ تو حرام سمجھیں ایلومینیم کی دیگچی........ بالکل توبہ کرو سارے........ ایلومینیم کے برتن ساری دنیا کے احمدی سن لیں وہ رد کر دیں۔ کیونکہ اس سے بہت بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور عام طور پر ایلومینم کے اثر دور کرنے کے لئے (اور مریضوں کو وقت سے پہلے سنبھالنے کے لئے اثر شروع ہو چکا ہوتا ہے مگر آہستہ آہستہ ظاہر ہوتا ہے) میں ایلومینیم ایک ہزار کی ایک خوراک ہفتہ دس دن میں ایک دفعہ دیتا ہوں اور رفتہ رفتہ اس کی طاقت بڑھانی چاہئے ڈاکٹر جو ماہر ہیں وہ دو سال کا عرصہ بتاتے ہیں کہ دو سال میں ایلومینیم آخر طاقت تک پہنچا دو تو بالکل انسان کا جسم ہر بوجھ سے خالی ہو جاتا ہے اور جوانوں کی طرح اس کے اندر توانائی آجاتی ہے۔ ایلومینیم ایک ہزار طاقت میں کچھ عرصہ۔ پھر دس ہزار طاقت میں پھر پچاس ہزار طاقت میں۔ پھر آخری دو خوراکیں سال میں دو دفعہ صرف ایک لاکھ طاقت میں اس کو Rising Potency کہتے ہیں۔ سب دنیا میں ایلومینیم کو اس طرح دینا چاہئے۔ اس کا متبادل ہے لوہے کے برتن۔ وہ ملتے ہیں ہر جگہ ذرا مہنگے ہیں مگر وہ بہترین علاج ہے یا اس کے علاوہ قلعی کیا ہوا اچھی طرح برتن کچھ بہتر ہے مگر سب سے اچھے مٹی کے برتن ہیں۔ مٹی کے برتن یا لوہے کے برتن یہ دو استعمال کریں کھانا بھی زیادہ مزیدار ہو گا اور کوئی نقصان کا بھی خطرہ نہیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل ڈش کے متعلق ضروری ہدایت

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کو جاری ہوئے خدا تعالیٰ کے فضل سے چار سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔

آج کل احمدیہ ٹیلی ویژن کی نشریات Intelsat-703 پر سی بینڈ پر 57-E دیکھی جا سکتی ہیں اس کی پولیریٹی LHC ہے اور اپریل 1997ء سے اس کی نشریات Global Beam پر نشر کی جا رہی ہیں۔

ایم ٹی اے کی نشریات واضح اور صاف دیکھنے کے لئے مجوزہ ڈش کم از کم 12 فٹ کی ہے لیکن 10 فٹ کی ڈش پر بھی نشریات صاف نظر آتی ہیں۔ بعض اشتہار دینے والے 8 فٹ کی ڈش پر بھی صاف اور واضح نشریات پیش کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں اس لئے احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اشتہاری مہمات سے متاثر ہو کر ایم ٹی اے کیلئے 8 فٹ کی ڈش پر انحصار نہ کریں بلکہ ڈیلر سے دس فٹ کی ڈش پر ہی اصرار کریں کیونکہ آٹھ فٹ کی ڈش پر نشریات صاف اور واضح نہیں آتیں اور تصویر پر snowing یعنی دانے بہت ہوتے ہیں۔ اور تصویر میں sharpness بھی نہیں ہوتی۔

احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ایم ٹی اے کی نشریات جو نہایت طاقتور گلوبل بیم پر نشر کی جا رہی ہیں دیکھنے کے لئے عمدہ اور اچھی دس فٹ کی ڈش ہی لگوائیں۔

(نظارت اشاعت سمعی بصری)

تحریک جدید میں حصہ لیکر سلسلہ احمدیہ کو مضبوط کریں

○ ہر مخلص احمدی کی دلی آرزو ہوتی ہے کہ وہ سلسلہ احمدیہ کو مضبوط سے مضبوط تر دیکھے۔ اس آرزو کی تکمیل کیلئے اپنے محبوب امام کی آواز پر تحریک جدید کے مالی میدان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) کا ارشاد ہے۔

"ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے اور (دین حق) اور احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کر دے"۔

(مرسلہ وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

مولانا دوست محمد شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر

دلچسپ سوال کا ایمان افروز جواب

اخبار "البدر" قادیان کے پہلے شمارہ مورخہ 31- اکتوبر 1902ء صفحہ 1 کالم 2 سے ایک اہم اقتباس:-

"مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے مجمع تشحیذ الاذہان میں ایک دفعہ یہ جواب مضمون طلبا کو دیا گیا کہ علم اور دولت کا مقابلہ کرو- صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اس پر بہت غور و فکر کی اور بعض ہم مکتب اور ہم جماعتوں سے بھی بحث کی مگر جب آپ کے قلب مطہر نے علم اور دولت میں سے کسی کو کافی اور یقینی طور پر بہتر ہونے کا فتویٰ نہ دیا تو اپنے ابا جان امام الوقت کے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے میاں بشیر احمد سے یوں مخاطب ہوئے:-

محمود احمد- بشیر احمد تم بتلا سکتے ہو کہ علم اچھا ہے کہ دولت؟

میاں بشیر صاحب نے کیا جواب دینا تھا- امام الوقت سن کر فرمانے لگے...... بیٹا محمود توبہ کرو- توبہ کرو

نہ علم اچھا ہے نہ دولت خدا کا فضل اچھا ہے"

پہلے احمدی انگریز کا اخلاص

13- جنوری 1892ء کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس روز سب سے پہلا انگریز حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بیعت سے مشرّف ہوا- چنانچہ آپ نے حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب مقیم جموں کے نام اپنے قلم مبارک سے اسی روز ایک مکتوب تحریر فرمایا جس میں یہ خوشکن اطلاع دی کہ:-

"سردار ویٹ خان خلف الرشید مسٹر جان ویٹ کہ ایک جوان تربیت یافتہ' قوم انگریز' دانشمند مدبر آدمی انگریزی میں صاحب علم آدمی ہیں اور کرنول احاطہ مدراس میں بعہدہ منصفی مقرر ہیں آج بڑی خوشی اور ارادت اور صدق دل سے سلسلہ بیعت میں داخل ہو گئے- ایک باہمت آدمی اور پرہیزگار طبع اور محب (دین حق) ہیں انگریزی میں حدیث اور قران کو دیکھا ہوا ہے......وہ مشورہ دیتے ہیں کہ ہر ایک ملک میں واعظ بھیجنے چاہئیں اور کہتے ہیں کہ ایک مدراس میں واعظ بھیجا جاوے- اس کی تنخواہ کے لئے میں ثواب حاصل کروں گا- غرض زندہ دل آدمی معلوم ہوتا ہے تمام اعتقاد سن کر آمنّا آمنّا کہا کوئی روک پیدا نہیں ہوئی اور کہا......

(دین حق)

کی سچائی کی خوشبو اس راہ میں آتی ہے- الغرض وہ محققانہ طبیعت رکھتے ہیں اور علوم جدیدہ میں مہارت رکھتے ہیں زیادہ تر خوشی یہ ہے کہ پابند نماز خوب ہے- بڑے التزام سے نماز پڑھتا ہے"

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر 2 صفحہ 117-118) مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی- مطبوعہ قادیان 18- دسمبر 1928ء)

"عاجزانہ راہیں"

لدھیانہ کے ایک عقیدت مند نے دسمبر 1883ء میں حضرت صاحب سے اپنے ہاں تشریف لانے کی درخواست کی جس پر آپ نے 19- دسمبر 1883ء کو انہیں بذریعہ مکتوب مطلع فرمایا کہ "26- دسمبر 1883ء تک بعض احباب بطور مہمان قادیان میں آئیں گے اور ان کے لئے اس خاکسار کا یہاں ہونا ضروری ہے...... انشاء اللہ ایک دن کے لئے امرتسر میں فراغت پا کر آنمخدوم کی طرف روانہ ہوں گا مگر وعدہ نہیں.... آن مخدوم اس بات کو پہلے سے یاد رکھیں کہ صرف ایک رات رہنے کی گنجائش ہو گی..... **والا مرکله فی ید الله** اور ایک دن کے لئے آنا بھی ہنوز ایک خیال ہے- **والله اعلم بحقیقه الحال**- اگر خداوند کریم نے فرصت دی اور زندگی اور امن عطا کیا اور تاریخ مقررہ پر واپس آنے کے لئے گنجائش بھی ہوئی تو یہ عاجز آنے سے کچھ فرق نہیں کرے گا- مگر آپ ریل پر ہرگز تشریف نہ لاویں کہ یہ **تکلف** ہے یہ احقر عباد سخت ناکارہ اور بے ہنر ہے اور اس لائق ہرگز نہیں کہ اس کے لئے کچھ **تکلف** کیا جائے-

مولیٰ کریم کی ستاریوں اور پردہ پوشیوں نے کچھ کا کچھ ظاہر کیا ہے ورنہ من آنم کہ من دانم"

(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ 69-70) مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی- مطبوعہ کار خانہ انوار احمدیہ مشین پریس قادیان- اشاعت 29- دسمبر 1908ء)

محمود مجیب اصغر

صحابہ کرام کے اخلاص اور قربانیوں کے تذکرے

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بہت ابتدائی صحابہ میں سے تھے آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ذریعے اسلام قبول کیا آپ نے خدا کی راہ میں بہت دکھ اٹھائے دوبار ہجرت فرمائی ایک بار حبشہ اور دوسری بار مدینہ' مدینہ ہجرت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک پر آپ نے میٹھے پانی کا کنواں (بئر رومہ) یہودیوں سے 30-35 ہزار درہم کا خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنت کی بشارت دی- حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر بن کر آپ قریش کے پاس گئے اور انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بات چیت کرنے پر آمادہ کیا اس وقت جب کہ قریش مکہ اور مسلمان برسرپیکار تھے اس طرح اکیلے دشمن کے پاس جانا اور موت کی پرواہ نہ کرنا آپ کے اخلاص اور قربانی کا عظیم الشان واقعہ ہے اس وقت یہاں تک مشہور ہو گیا کہ قریش نے آپ کو نعوذ باللہ قتل کر دیا ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا بدلہ لینے کے لئے تمام صحابہ سے بیعت لی اور اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کے اوپر رکھ کر حضرت عثمان کی طرف سے بیعت لی جو بیعت رضوان کے نام سے مشہور ہے تاہم آپ صحیح سلامت واپس آ گئے اور یہ سعادت ہمیشہ کے لئے آپ کے مقدر میں لکھی گئی- مدینہ میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر مسجد نبوی کی توسیع کی نوبت آئی تو حضرت عثمانؓ نے مسجد نبوی سے ملحق مکانات اور زمین خرید کر مسجد کے لئے وقف کر دی- غزوہ تبوک کے موقع پر تیس ہزار کی فوج تیار ہو گئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارک میں اس سے پہلے کبھی اتنی بڑی تعداد میں فوج اکٹھی نہیں ہوئی تھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مالی قربانی اور راشن اور سواریوں کی تحریک فرمائی حضرت عثمان نے ایک ہزار اونٹ جن سے سو اناج سے لدے ہوئے تھے سو یا پچاس گھوڑے اور دس ہزار دینار نقد آنحضورؐ کی خدمت میں پیش کر دیئے- قحط اور سخت گرمی کے دن تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر فرمایا کہ اب عثمان جو چاہیں کریں خدا ان کو بخش دے گا گویا آپ کی انتہاء درجہ کی نیکی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اظہار خوشنودی تھا یعنی اب آپ سے نیکی کے سوا کوئی فعل سرزد ہو ہی نہیں سکتا آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کی کتابت کا بھی شرف حاصل ہوا آپ نے بہت سے غلام آزاد کئے اور غرباء اور مساکین کی مدد کی-

حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد آپ خلیفہ ہوئے آپ نے بارہ سال خلافت کا زمانہ پایا بالآخر سازشوں کا شکار ہو کر (جس کا سرغنہ ایک یہودی ابن سبا تھا) شہید کر دیئے گئے-

حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے دوران آپ کی قربانی کا ایک واقعہ قابل بیان ہے خلافت اولیٰ کے دوران قحط سالی میں حضرت عثمان کے ایک ہزار اونٹ غلہ کے باہر سے آئے مدینہ کے دوسرے تاجروں نے بہت سی رقم دے کر غلہ خریدنا چاہا اور دس پندرہ گنا قیمت کی پیشکش کی- آپ نے فرمایا مجھے اس سے زیادہ ملتا ہے پوچھا کون دیتا ہے؟ فرمایا یہ غلہ مدینہ کے غرباء کے لئے وقف کر دیا ہے اس کے بدلے اللہ تعالیٰ نے سات سو گنا دینے کا وعدہ فرمایا ہے حضرت ابوبکرؓ نے اس موقع پر بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا-

حضرت عثمانؓ کی قربانیوں کا ذکر ادھورا رہے گا اگر آپ کے ذریعے غلاموں کی خریداری کا ذکر نہ کیا جائے عرب میں قدیم سے غلامی کا رواج تھا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم سے اس کی ممانعت فرمائی اور غلام آزاد کرنے کو ایک بہت بڑی نیکی قرار دیا حضرت عثمانؓ نے ہزاروں غلاموں کو آزاد کیا مدینہ کی کوئی ایسی گلی نہ تھی جہاں آپ کا خرید کردہ آزاد چلتا پھرتا غلام نظر نہ آئے بعد میں اس نیک کام کو جاری رکھنے کے لئے آپ نے یہ معمول بنا لیا کہ ہر جمعہ کے روز ایک غلام آزاد کرتے تھے-

آپ کے اخلاص کا ایک غیر معمولی واقعہ اشاعت قرآن ہے آپ نے قرآن کے کئی نسخے لکھوا کر تمام سلطنت اسلامی میں بھیج دیئے-

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں-

"اور میرے رب نے مجھ پر ظاہر کیا کہ صدیقؓ اور فاروقؓ اور عثمانؓ صالح اور مومن تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے چن لیا اور خدا تعالیٰ کی عطا سے مخصوص کئے گئے-....."

(تذکرہ ایڈیشن چہارم ص 258)

نورِ فُرقاں ہے جو سب نُوروں سے اَجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ اَنوار کا دریا نکلا

حق کی توحید کا مُرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتصار احمد نذر

نومبائعین کیلئے حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ نصائح

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو۔ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے...... ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا۔" (کشتی نوح)

بیعت ایک ایسے پختہ اور مضبوط روحانی تعلق کی بنیاد ہے جو آگے چل کر تمام رشتوں سے عزیز تر رشتہ بن جاتا ہے۔ بیعت سے مراد اپنی جان کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دینا خدا کے احکام کی بجا آوری صدق سے کرنا اور اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کر کے اپنے اوپر ایک نیا رنگ چڑھا لینا ہے۔ حضرت مسیح موعود نئے بیعت کرنے والوں کو نصائح فرمایا کرتے تاکہ ان کے اندر نیک تبدیلی پیدا ہو۔ آپ ہدایت فرماتے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کچھ چیز نہیں جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو۔ آپ جماعت میں نئے شامل ہونے والوں کو تقویٰ، پرہیز گاری، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجا آوری توبہ اور اس پر استقامت اختیار کرنے کی تلقین فرماتے اور اس بات کی بھی ہدایت فرماتے کہ کثرت سے مجھ سے ملتے رہا کرو اور میرے پاس آؤ اور میری صحبت میں رہو تاکہ تم ایک نئے رنگ میں آجاؤ اور نیک تبدیلی تمہارے اندر پیدا ہو جائے۔ چنانچہ حضرت اقدس نے بیعت کی حقیقت کو بیان کر کے فرمایا:-

"ان سب باتوں کے بعد میں پھر کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا دیکھو میں یہ کہہ کر فرض...... سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔"

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18)

پھر فرمایا:-

"واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے...... ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بودوباش رکھتے ہیں۔ بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔"

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 10)

حضرت مسیح موعود نے نومبائعین کو جو نصائح مختلف موقعوں پر کیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

سب سے پہلی بیعت لدھیانہ کے موقعہ پر نصائح

"بیعت میں جاننا چاہئے کہ کیا فائدہ ہے اور کیوں اس کی ضرورت ہے۔ جب تک کسی شے کا فائدہ اور قیمت معلوم نہ ہو تو اس کی قدر آنکھوں کے اندر نہیں سماتی جیسے گھر میں انسان کے کئی قسم کا مال و اسباب ہوتا ہے۔ مثلاً روپیہ پیسہ کوڑی لکڑی وغیرہ تو جس قسم کی جو شئے ہے اسی درجہ کی اس کی حفاظت کی جاوے گی ایک کوڑی کی حفاظت کے لئے وہ سامان نہ کرے گا جو پیسہ اور روپیہ کے لئے اسے کرنا پڑے گا اور لکڑی وغیرہ کو تو یونہی ایک کونہ میں ڈال دے گا۔ علیٰ ھذہ القیاس جس کے تلف ہونے سے اس کا زیادہ نقصان ہے اس کی زیادہ حفاظت کرے گا اس طرح بیعت میں عظیم الشان بات توبہ ہے جس کے معنی رجوع کے ہیں۔ توبہ اس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنے معاصی سے جن سے اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں اور اس نے اپنا وطن مقرر کر لیا ہوا ہے گویا گناہ میں اس نے بودوباش مقرر کر لی ہوئی ہے اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنی پاکیزگی کو اختیار کرنا"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 2)

توبہ کو جزو بیعت قرار دیتے ہوئے حضرت اقدس نے فرمایا:-

"یہ توبہ کی حقیقت ہے (اوپر بیان ہوئی) اور یہ بیعت کی جزو کیوں ہے تو بات یہ ہے کہ انسان غفلت میں پڑا ہوا ہے جب وہ بیعت کرتا ہے اور ایسے کے ہاتھ پر جسے اللہ تعالیٰ نے وہ تبدیلی بخشی ہو۔ تو جیسے درخت میں پیوند لگانے سے خاصیت بدل جاتی ہے اس طرح اس پیوند سے بھی اس میں وہ فیوض و انوار آنے لگتے ہیں (جو اس تبدیلی یافتہ انسان میں ہوتے ہیں) بشرطیکہ اس کے ساتھ سچا تعلق ہو خشک شاخ کی طرح نہ ہو اس کی شاخ ہو کر پیوند ہو جاوے جس قدر یہ نسبت ہو گی اسی قدر فائدہ ہو گا۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 3)

حضرت محمد نواب خاں صاحب تحصیلدار کی بیعت کے وقت حضرت اقدس نے یہ نصیحت فرمائی کہ بیعت کے بعد تعلقات کو بڑھانا جو محبت اور اخلاص کے ہوں نہایت ضروری ہے۔

زبانی بیعت کی کچھ حقیقت نہیں

حضرت مسیح موعود نے 21- مارچ 1903ء کی ایک مجلس میں فرمایا۔

"تم لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے اسی پر بھروسہ نہ کر لینا۔ صرف اتنی ہی بات کافی نہیں۔ زبانی اقرار سے کچھ نہیں بنتا۔ جب تک عملی طور سے اس اقرار کی تصدیق نہ کر کے دکھلائی جاوے۔ یوں زبانی تو بہت سے خوشامدی لوگ بھی اقرار کر لیا کرتے ہیں مگر صادق وہی ہے جو عملی رنگ سے اس اقرار کا ثبوت دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی نظر انسان کے دل پر پڑتی ہے۔ پس اب سے اقرار سچا کر لو اور دل کو اس اقرار میں زبان کے ساتھ شریک کر لو کہ جب تک قبر میں جاویں ہر قسم کے گناہ سے شرک وغیرہ سے بچیں گے۔ غرض حق اللہ اور حق العباد میں کوئی کمی یا سستی نہیں کریں گے اس طرح سے خدا تعالیٰ تم کو ہر طرح کے عذابوں سے بچاوے گا اور تمہاری نصرت ہر میدان میں کرے گا۔ ظلم کو ترک کرو۔ خیانت، حق تلفی اپنا شیوہ نہ بناؤ اور سب سے بڑا گناہ جو غفلت ہے اس سے اپنے آپ کو بچاؤ"۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 179)

اسی ضمن میں 26- فروری 1908ء بوقت سیر ارشاد فرمایا۔

"....... اصل بات یہ ہے کہ انسان کو اپنی صفائی کرنی چاہئے۔ صرف زبان سے کہہ دینا کہ میں نے بیعت کر لی ہے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ جب تک عملی طور سے کچھ کر کے نہ دکھلایا جاوے۔ صرف زبان کچھ نہیں بنا سکتی۔ یہ وقت ہے کہ سابقون میں داخل ہو جاؤ یعنی ہر نیکی کے کرنے میں سبقت لے جاؤ۔ اعمال ہی کام آتے ہیں۔ زبانی لاف و گزاف کسی کام کی نہیں۔ دیکھو حضرت فاطمہؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ فاطمہ اپنی جان کا خود فکر کر لے میں تیرے کسی کام نہیں آسکتا۔ بھلا خدا کا کسی سے رشتہ تو نہیں۔ وہاں یہ نہیں پوچھا جاوے گا کہ تیرا باپ کون ہے بلکہ اعمال کی پرسش ہوگی۔ انسان میں کئی قسم کے گناہ 'کسل'، 'کبر'، سستیاں اور باریک در باریک گناہ ہوتے ہیں ان سب سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 453)

حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو اپنے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا کرنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا۔

"میں کثرت جماعت سے کبھی خوش نہیں ہوتا۔ اب اگرچہ چار لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے مگر حقیقی جماعت کے معنی یہ نہیں ہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر صرف بیعت کر لی۔ بلکہ جماعت حقیقی طور پر جماعت کہلانے کی تب مستحق ہو سکتی ہے کہ بیعت کی حقیقت پر کاربند ہو۔ سچے طور سے ان میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جاوے اور ان کی زندگی گناہ کی آلائش سے بالکل صاف ہو جاوے۔ نفسانی خواہشات اور شیطان کے پنجے سے نکل کر خدا تعالیٰ کی رضا میں محو ہو جاویں۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 454)

خدا کی نظر دلوں پر ہے نہ ظاہری قیل و قال پر بس بیعت کی برکتیں حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان صدق اور اخلاص سے اس پر کاربند ہو۔ آپ نے 23- مارچ 1903ء دربار شام میں فرمایا:-

"یہ بیعت اور توبہ اس وقت فائدہ دیتی ہے جب انسان صدق دل اور اخلاص نیت سے اس پر قائم اور کاربند بھی ہو جاوے۔ خدا تعالیٰ خشک لفاظی سے جو حلق کے نیچے نہیں جاتی ہرگز ہرگز خوش نہیں ہوتا۔ ایسے بنو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز و گداز آسمان پر پہنچ جاوے۔ خدا تعالیٰ ایسے شخص کی حفاظت کرتا اور اس کو برکت دیتا ہے جس کو دیکھتا ہے کہ اس کا سینہ صدق اور محبت سے بھرا ہوا ہے وہ دلوں پر نظر ڈالتا اور جھانکتا ہے نہ کہ ظاہری قیل و قال پر۔ جس کا دل ہر قسم کے گند اور ناپاکی سے معرا اور مبرا پاتا ہے اس میں آ اترتا ہے اور اپنا گھر بناتا ہے مگر جس دل میں کوئی کسی قسم رخنہ یا ناپاکی ہے اس کو لعنتی بناتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 181)

حضرت مسیح موعود جماعت میں نئے شامل ہونے والوں کو یہ نصیحت فرماتے کہ مجھ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرتے رہو اور صرف رسمی بیعت پر انحصار نہ کرو چنانچہ 20 مئی 1904ء کو گورداسپور میں قیام کے موقعہ پر فرمایا:-

"خدا تعالیٰ...... پر زبانی ایمان لے آنا ایک ظاہری رسم کے طور پر بیعت کر لینا بالکل بے سود ہے جب تک انسان پوری طاقت سے خدا تعالیٰ کی راہ میں نہ لگ جاوے۔ نفس کی خیر خواہی اسی میں ہے کہ انسان پورے طور پر وہ حصہ لے جو روحانی زندگی کے لئے ضروری ہے۔...... میں نصیحت کرتا ہوں کہ آپ نے جو تعلق مجھ سے پیدا کیا ہے (خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے) اس کو بڑھانے اور مضبوط کرنے کی فکر میں ہر وقت لگے رہیں۔ لیکن یاد رہے کہ صرف اقرار ہی کافی نہیں جب تک عملی رنگ سے اپنے آپ کو رنگین نہ کیا جاوے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انسانوں نے گمان کر لیا ہے کہ ہم آمنا ہی کہہ کر چھٹکارا پا لیں گے اور کیا وہ آزمائش میں نہ ڈالے جائیں گے۔ سو اصل مطلب یہ ہے کہ یہ آزمائش اسی لئے ہے کہ خدا تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ آیا ایمان لانے والے نے دین کو ابھی دنیا پر مقدم کیا ہے یا نہیں؟"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 22)

اکثر مجھ سے ملاقات کریں:- نئے بیعت کرنے والوں کو حضرت مسیح موعود تاکیدی نصیحت فرماتے کہ بیعت کر کے بھول نہ جانا بلکہ اکثر ملاقات کے لئے آتے رہنا تاکہ تمہارا ایمان تازہ اور مضبوط رہے اور میری صحبت سے تم فائدہ اٹھاؤ اور اس غرض کے لئے مجھ سے ملتے رہا کرو۔ گورداسپور قیام کے موقعہ پر ہی فرمایا:-

"آپ نے جو آج مجھ سے بیعت کی ہے یہ تخم ریزی کی طرح ہے۔ چاہیے کہ آپ اکثر مجھ سے ملاقات کریں اور اس تعلق کو مضبوط کریں جو آج قائم ہوا ہے جس شاخ کا تعلق درخت سے نہیں رہتا وہ آخر خشک ہو کر گر جاتی ہے۔ جو شخص زندہ ایمان رکھتا ہے وہ دنیا کی پروا نہیں رکھتا۔ دنیا ہر طرح مل جاتی ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا ہی مبارک ہے لیکن جو دنیا کو دین پر مقدم رکھتا ہے وہ ایک مردار کی طرح ہے جو کبھی سچی نصرت کا منہ نہیں دیکھتا۔ یہ بیعت اس وقت کام آسکتی ہے جب دین کو مقدم کر لیا

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئیق احمد عابد

روحانی بصیرت سے معمور اور جاں نثار وجود

حضرت حافظ معین الدین صاحب عرف معنا (رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

1863ء کا ایک واقعہ ہے کہ قادیان کی گلیوں میں ایک نابینا شخص راستے کی ٹھوکروں سے بچتا بچاتا چلا جا رہا تھا۔ ایسے معذور شخص کے لئے ہر لحہ ٹھوکر لگنے کا اندیشہ تو رہتا ہی ہے لیکن راستہ بتانے والا اور ہر لغزش سے بچانے والا بھی تو کوئی نہیں ہوتا۔ یہ نابینا اور غریب شخص جا رہا تھا کہ ایک کامل رہنما کی نظر اس پر پڑی اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لے اور کھانا کھلایا۔ کھانا کھلانے والی اس ہستی کا نام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔ جو قادیان کے ایک معزز اور ممتاز خاندان کے فرد تھے۔ کھانا کھلانے کے بعد فرمایا۔

"حافظ تو میرے پاس ہی رہا کر۔" یہ نابینا شخص جس کا نام حافظ معین الدین ولد شیخ روڈے شاہ تھا۔ اور لوگ اسے معنا کہا کرتے تھے۔ اس شفقت پر بہت حیران ہوا۔ اور آپ کے پاس رہنے کو تیار ہو گیا۔ لیکن سمجھا کہ شاید مجھ سے کوئی کام وغیرہ کروایا جائے گا۔ ادب سے بولا "مرزا جی! مجھ سے کوئی کام تو ہو نہیں سکے گا۔ کیونکہ میں معذور ہوں۔"

لیکن حضرت اقدس اس کو گھر کے کام کاج کے لئے تو لائے نہیں تھے اور نہ ہی اس مقصد کے لئے اسے اپنے پاس رکھنا چاہتے تھے۔ بلکہ آپ کی اسے اپنے پاس رکھنے کی غرض تو اور ہی تھی فرمایا!

"حافظ کام تم نے کیا کرنا ہے۔ اکٹھے نمازیں پڑھ لیا کریں گے اور تو قرآن شریف یاد کیا کر۔"

اس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ نماز باجماعت کے لئے حضرت اقدس کے دل میں کس قدر جوش تھا۔ اور اہتمام کی خواہش تھی کہ ایک معذور آدمی کا خرچ برداشت کرنے کو تیار ہیں کہ نماز باجماعت کا انتظام ہو جائے گا۔ اس طرح حافظ معین الدین صاحب کو حضرت صاحب کے قرب کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس وقت حضرت صاحب کی عمر صرف اٹھائیس برس تھی۔ اور حافظ صاحب کی عمر اس وقت پندرہ سولہ برس کی تھی۔

اس واقعہ سے حافظ معنا کی قسمت جاگ گئی۔ اسے کیا پتہ تھا کہ کس عظیم الشان ہستی کی خدمت کا اسے موقع مل رہا ہے اس خدا کے خوش قسمت بندے نے ساری عمر حضرت صاحب کی خدمت کی سعادت پائی۔ دن ہو یا رات۔ دھوپ ہو یا بارش، سردی ہو یا گرمی، حافظ معنا آپ کی خدمت میں حاضر رہے۔ اس پاک وجود کو کہ جس کے جسم اطہر کو مس کر جانے والے کپڑے کے ایک ایک ٹکڑے سے بادشاہ برکت ڈھونڈنے کے لئے ترسیں گے۔ یہ خوش نصیب اس مبارک جسم کو روزانہ پہروں دبانے کی سعادت حاصل کرتا ہے اور آج ہم اور ہمارے بعد قیامت تک لوگ اس کی قسمت پر رشک کیا کریں گے۔

حضرت صاحب نے جب دعویٰ ماموریت کیا تو ابتدائی بیعت کنندگان میں حافظ معین الدین صاحب کو شامل ہونے کی توفیق ملی۔ 18۔ نومبر 1889ء کو حافظ معنا نے حضرت اقدس کی بیعت کی۔ قادیان کے باشندوں میں سے بیعت کرنے والوں میں آپ کا نام دوسرے نمبر پر ہے۔ اور اس طرح آپ ان ابتدائی 313 بیعت کرنے والے رفقاء میں شامل ہیں جن کا ذکر حضرت صاحب نے اپنی کتاب "آئینہ کمالاتِ اسلام" میں فرمایا ہے اور جن کی سبقت تاقیامت قائم رہے گی۔

حضرت حافظ معین الدین صاحب کو حضرت اقدس کی صحبت نماز باجماعت کی خاطر ہی نصیب ہوئی تھی۔ چنانچہ حافظ صاحب نماز باجماعت کی بہت پابندی کرتے تھے۔ اول وقت میں بیت الذکر آتے اور نماز کے لئے بلاتے کوشش کرتے کہ کوئی اور دعوت الی الصلوٰۃ نہ کرنے پائے بلکہ یہ سعادت انہیں ہی ملتی رہے نماز میں سب سے اگلی صف میں اس جگہ کھڑے ہونے کی کوشش کرتے کہ حضرت صاحب کے ساتھ جگہ نصیب ہو۔ آپ باوجودیکہ نابینا تھے۔ معذور تھے۔ بار بار بیت الذکر آنا مشکل تھا رہنے کے لئے خانہ بدوشی تھی کہ آج اس حجرے میں ہیں تو کل دوسرے میں لیکن بارش ہو یا آندھی۔ کڑکڑاتا جاڑا ہو یا تیز دھوپ آپ اول وقت میں بیت الذکر آتے۔

حافظ معین الدین صاحب کو نماز باجماعت حضرت اقدس کے ساتھ ادا کرنے سعادت ملتی رہی۔ عبادات میں اس قدر شوق پیدا ہوا کہ فرائض کے علاوہ کثرت سے نوافل ادا کرتے۔ سوتے کم تھے اور جاگتے زیادہ تھے۔ عموماً گھر پر رہتے تھے اور وظیفہ کرتے رہتے تھے۔ حتیٰ کہ پاؤں سوج جاتے تھے۔ حافظ صاحب کو یہ سعادت بھی نصیب ہوتی رہی کہ حضرت اقدس کے ساتھ نماز باجماعت میں کبھی حضور امامت کراتے اور کبھی حافظ صاحب امامت کرواتے۔ ڈاکٹر عطر الدین صاحب جو حضرت اقدس کے رفیق تھے بیان کرتے ہیں کہ حضرت صاحب کے عہد مبارک میں یہ بات مشہور تھی کہ ابتدائی زمانہ میں حافظ معین الدین صاحب حضرت کے امام الصلوٰۃ ہوتے تھے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اپنی تصنیف ذکر حبیب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"جب ابتدا میں میں قادیان گیا اور (بیت) مبارک میں صرف چار نمازی ہوا کرتے تھے اور حافظ معین الدین صاحب نماز پڑھایا کرتے تھے۔ جب حضرت مولوی نور الدین صاحب نقل مکانی کر کے غالباً 1902ء میں قادیان آگئے تو حضرت صاحب نے انہیں پیش امام بنایا۔ اور وہی نمازیں پڑھاتے رہے۔"

شیخ نور احمد صاحب مالک مطبع ریاض ہند امرتسر ایک واقعہ تحریر کرتے ہیں "صبح کی...... حافظ معین الدین صاحب نے دی...... حضرت بھی تشریف لائے۔ نماز ادا کی۔ شیخ حامد علی وغیرہ کئی شخص موجود تھے۔ حافظ صاحب نے حضرت کے حکم سے امامت کرائی۔"

حافظ معین الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب مجھ کو امام بنانے کے لئے کہا جاتا تو ہمیشہ ڈرتا اور جھجکتا مگر حضرت صاحب فرماتے۔ حافظ! ڈرا نہ کر۔ (دین حق) ایسا مذہب ہے کہ اس میں کوئی ذات پات اور چھوٹائی بڑائی نہیں۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی لوگ بڑے ہوتے ہیں جو اللہ والے ہوتے ہیں اور سچے (صاحب ایمان) ہوں۔ غرض حافظ صاحب دن بدن حضرت اقدس سے مانوس ہوتے گئے اور آپ کی شفقت اور نوازش کی وجہ سے ان کے دل میں محبت اور جاں نثاری بڑھنے لگی۔ اور جیسے جیسے ان کا علم اور شعور بڑھتا گیا اور معرفت میں ترقی ہوتی گئی یہ اپنے ایمان میں بھی ترقی کرتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کے خاص بندوں میں شامل ہو گئے۔

حافظ صاحب کو حضرت صاحب سے والہانہ عشق و محبت تھی اور آپ بھی ان سے بہت پیار اور شفقت کا سلوک فرماتے تھے۔ ابتدائی ایام میں حضرت اقدس انہیں فرمایا کرتے تھے۔

"حافظ یہ دن تھوڑے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے میرے ساتھ بڑے بڑے وعدے کئے ہیں اور اس کی طرف سے بڑی بڑی برکتیں آئیں گی۔"

حافظ صاحب جواب میں کہتے

"مرزا جی جو فضل اور نعمت اب ملی ہے یہ کیا کم ہے پھر جب بہت لوگ آجائیں گے تو میں کہاں رہوں گا۔"

اس پر حضرت صاحب ان کو تسلی دیتے کہ "حافظ تو میرے پاس ہی رہے گا۔" اور جب وہ زمانہ آگیا کہ حضرت صاحب نے خدا تعالیٰ کے الہام و وحی سے مشرف ہو کر دعویٰ کیا اور لوگ کثرت سے آنے لگے تو حافظ صاحب پھر بھی اسی مقام پر رہے جو ان کو پہلے سے حاصل تھا۔ حضرت اقدس کی شفقت اور محبت زیادہ ہی تھی۔ اور حافظ صاحب کو روزانہ حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے اور جسم دبانے کا موقع ملتا۔ حضرت صاحب نے خود ان کے زہد و قناعت کے متعلق بارہا فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ بعض اوقات حافظ معین الدین نے توت کے پتوں پر گزارہ کر لیا اور سوال نہیں کیا۔ اور ہمیشہ جب ان کا ذکر فرماتے تو نہایت محبت سے کرتے۔

یہ حافظ صاحب کی زندگی کا ایک روشن پہلو ہے کہ محتاج ہیں۔ نابینا ہیں۔ معذر ہیں اور بھوک سے مجبور ہوتے ہیں تو درختوں کے پتے کھا لیتے ہیں لیکن ذلت سوال سے بچتے ہیں۔ لیکن جب اپنے پیارے امام کی محبت اور اس کے عشق میں سرشار ہو کر اس کے ایک مہمان کی خدمت کے لئے دست سوال دراز کرنا پڑا تو وہ واقعہ اپنی شان میں بہت ہی روشن ہے

حضرت میر مہدی حسن صاحب ایک واقعہ حضرت حافظ معین الدین صاحب کی ہی زبانی بیان کرتے ہیں کہ

حضرت صاحب جب سفر جالندھر کے لئے تشریف لے گئے تو مجھے حکم دیا کہ "حافظ! ہمارے مکان میں تم رہنا۔" ایک چونی مجھے خرچ کے لئے دے گئے اور یہ فرمایا کہ "اگر کچھ قرض کسی سے لو گے تو میں آکر ادا کر دوں گا" حافظ صاحب بیان کرتے ہیں میں کبھی ننگل (جو قادیان کے قریب ایک گاؤں ہے) میں جا کر روٹی کھا لیتا اور کبھی درختوں کے پتے کھا کر دن گذار دیتا۔ ایک روز ہوشیار پور سے ایک مہمان آگیا میں نے اس کو کہیں سے لا کر روٹی کھلائی صبح کے وقت اپنے ہمسائیوں سے آٹا مانگ کر اور ایک گھر سے روٹی پکوا کر اس کو کھلائی اور اسی طرح شام کو بھی اس کو کھانا کھلایا۔ تیسرے روز بھی وہ یہیں رہا حالانکہ حضرت صاحب یہاں نہ تھے۔ میں اس کو ساتھ لے کر بوٹر (موضع قریب قادیان) میں گیا۔ اور اس کو ایک دکان پر بٹھلا کر گھروں سے دانے مانگے۔ جب ایک سیر کے قریب دانے ہو گئے تو کسی کے گھر میں جا کر چکی سے اسے پیسا اور آٹا لے کر اس کے ساتھ قادیان آیا۔ اور روٹی پکوا کر اس کو کھلائی۔ چوتھے روز وہ خود چلا گیا۔ میر مہدی حسن صاحب نے اس پر حافظ صاحب سے دریافت کیا کہ "آپ نے گداگری کیوں کی؟" تو فرمایا

"میں نے اپنے واسطے گداگری کبھی نہیں کی لیکن مہمان کو تو روٹی کھلانی تھی۔" جیسا کہ ابھی ذکر گذرا ہے کہ بعض اوقات حافظ صاحب بھوک کی شدت کو ختم کرنے کے لئے درختوں کے پتے کھاتے تھے لیکن کسی سے سوال نہ کرتے۔ اس طرح صرف بھوک کی شدت ہی کم ہوتی تھی پتوں سے سیری تو نہ ہوتی۔ اور یوں متواتر فاقہ کشیوں کی وجہ سے ان کو قبض کی ایک دائمی شکایت پیدا ہو گئی تھی۔ اور حضرت اقدس نے ان کو دودھ پینے کی ہدایت فرمائی تھی۔ اور خود انہیں دودھ کے لئے کچھ نقد عطا فرمایا کرتے تھے۔

حافظ صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت صاحب کو میرا بہت خیال رہتا تھا جب میں نے قبض کی بے حد شکایت کی تو آپ نے دودھ تجویز فرمایا اور خود ہی کہا کہ حافظ ایک سیر دودھ روزانہ پیا کرو۔ میں نے عرض کیا "بہت اچھا" پھر سوچا کہ اس حکم کی تعمیل کس طرح کروں۔ کہ حضرت صاحب نے خود ہی فرمایا کہ حافظ صاحب پیسے مجھ سے لے لیا کرو۔ اور کچھ نقد بھی دے دیا۔ اور ہمیشہ مجھ کو دیتے رہے۔ چنانچہ حافظ صاحب جب تک قادیان میں رہے اس کا برابر التزام رکھتے۔ اور خدا تعالیٰ سامان کر دیتا تھا۔ یہ دودھ صرف اس لئے پیتے تھے کہ حضرت صاحب نے حکم دیا تھا ہر روز ایک سیر پیا کرو۔ انہوں نے بارہا کہا کہ حضرت صاحب حکم نہ دیتے تو نہ پیتا۔

مکرم حافظ صاحب کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے ایک والہانہ عشق تھا۔ اور یہ عشق آپ کی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر راجا نصر اللہ خان

باہمی مسائل خوش اسلوبی سے حل ہو سکتے ہیں

حضرت انسان کی ایک تعریف یوں کی گئی ہے۔

Man is a Gregarious animal

یعنی انسان ایسا حیوان (ناطق) ہے جو معاشرہ کی صورت میں مل جل کر رہنا پسند کرتا ہے۔ دراصل قدرت نے انسان کی فطرت اور ضرورت ہی ایسی رکھی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ ربط رکھ کر اور تعاون کر کے ہی کامیاب اور خوشحال زندگی گزار سکتا ہے۔ ہماری دنیا میں جو رنگا رنگی، چہل پہل اور نوع بنوع خوشحالی و ترقی نظر آتی ہے وہ انسانوں کے باہمی میل جول، ہمدردی و تعاون اور آپس میں لین دین اور ربط و ضبط کا ہی نتیجہ ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی قدرتی امر ہے کہ اتنے بڑے معاشرہ میں اختلاف مزاج بھی نظر آئے۔ اور اگر مختلف افراد مناسب نظم و ضبط اور عدل و احترام سے کام نہ لیں تو آپس میں اختلافات وسیع اور منہ زور ہو کر افسوسناک جھگڑے فساد میں بھی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ آجکل کے عمومی اور نفسا نفسی کے دور میں باہمی مسائل عام اور شدید ہو گئے ہیں اور اگر ان کا مناسب حل اور تدارک نہ سوچا جائے تو معاشرے میں امن و امان اور باہمی سلوک و احترام کی فضا مسموم ہونے لگے گی اور زندگی اجیرن ہوتی چلی جائے گی۔

ہمارے شہر کی خصوصیت اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ ربوہ بہت ہی پر امن اور آجکل کے حالات میں وطن عزیز کا ایک مثالی شہر ہے۔ یہاں کے شہری خاص ماحول اور تعلیم و تربیت کی وجہ سے ایک دوسرے کے لئے سلامتی اور اخلاص و ہمدردی کے جذبات رکھتے ہیں۔ لیکن اتنی بڑی آبادی میں ہر شخص ایک جیسی سمجھ بوجھ اور برابر کے احساس و اخلاص کا مالک نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا بعض احباب میں باہمی مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس صورت میں حتی الوسع باہمی کشیدگی سے بچنے کی تدابیر اختیار کرنا اور خدانخواستہ اختلاف و مسائل کی صورت میں ان کو بہتر جذبہ اور طریق سے سلجھا لینا ہمیشہ ہمارا مطمح نظر ہونا چاہئے۔ اس سلسلہ میں کچھ ضروری باتیں عرض کرنا مقصود ہے۔

سب سے بہتر طریق ہمارے تمام مسائل کے تدارک کا سب سے عمدہ اور بنیادی طریق دین حق نے خوب واضح فرما دیا ہے۔ یہ ہدایت دے کر کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور اس کے بندوں کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھو۔ جس قدر اللہ کی محبت اور اس کا خوف دلوں میں جاگزیں ہو گا اسی قدر انسان بے راہ روی اور بے اعتدالی و بے انصافی کی راہوں سے بچے گا اور اپنے رب کے احکام کے مطابق عبادت و ریاضت کے ساتھ ساتھ اللہ کی مخلوق کے ساتھ بھی انسانی ہمدردی اور خدمت کے جذبہ سے پیش آئے گا اور اس طرح انسان انسان کے ہاتھوں بجائے زیادتی اور دکھ کے سکون اور فائدہ حاصل کرے گا۔ حضرت سرور کائنات ﷺ نے اس سلسلہ میں خوب رہنمائی فرما دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے (ایک فرمانبردار بندے) کی جان، مال اور عزت دوسرے پر حرام ہے۔ یعنی اللہ کا کوئی سچا بندہ دوسرے بندے پر زیادتی کرنے کی جرات نہیں کر سکتا۔ یہ بات دل و دماغ میں راسخ کرنے کی ضرورت ہے اور اس پر عمل پیرا ہونے سے ہم اپنے آپ کو اور دوسرے بھائیوں اور ساتھیوں کو امن و سلامتی کی فضا اور مددگار و خوشگوار ماحول مہیا کر سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ نے بار بار تاکید فرمائی ہے کہ آپس میں سگے بھائیوں کی طرح ہو جاؤ۔

حضرت چوہدری صاحب کا بیان کردہ نکتہ خاکسار نے زمانہ طالب علمی میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا بیان فرمودہ یہ قیمتی نکتہ کہیں سنا یا پڑھا تھا کہ اگر تمام لوگ اپنے اپنے فرائض ادا کرنے لگ جائیں تو کسی کی حق تلفی کی نوبت نہ آئیں گی۔ یہ بات نہایت ہی سچی اور قیمتی ہے مثلاً اگر ایک مزدور پوری طرح محنت کر کے اپنا فرض ادا کرتا ہے تو مالک کو اس کا حق مل گیا اور جب وہ مالک پوری ایمانداری سے مزدور کی اجرت دینے کا فرض ادا کرے گا تو مزدور کا پورا پورا حق اسے مل گیا۔ پس ہر شخص خدا خوفی اور انصاف سے کام لے کر دوسرے کا حق ادا کرنا اپنا فرض ٹھہرائے تو باہمی جھگڑے کی نوبت ہی نہ آئے گی۔

نیت پر فتویٰ نہ لگائیے بعض اوقات یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ دو افراد کے درمیان کسی بات پر اختلاف رائے ہوا اور بات بڑھتی چلی گئی۔ ہمیں اپنی عظیم روایات، تعلیمات اور صبر و تحمل کے اوصاف کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے۔ اس میں بنیادی بات یہ ہے کہ تلخ کلامی کو شجر ممنوعہ قرار دیا جائے۔ ایک دوسرے کے ساتھ ادب و احترام اور ٹھنڈے دل سے بات کرنا اخلاقی فرض ہے کسی شخص کی نیت پر حملہ کرنا اور اس کی وضاحت کو ماننے سے قطعی انکار کر دینا مناسب نہیں۔ اگر کوئی فریق اچھے طریق اور نرم الفاظ میں جواب دے رہا ہو اور دوسرا شخص تلخ کلامی کرتا جائے تو آخر کار صورت حال بگڑ جائے گی۔ فرض کیجئے دھیمے لہجے میں گفتگو کرنے والا اور اپنی طرف سے صلح و صفائی کی فضا برقرار رکھنے والا شخص دوسرے شخص کے خیال کے مطابق غلط ہی ہو تب بھی ظاہری طور پر تو اس نے دوسرے شخص سے بہتر اخلاق کا مظاہرہ کیا ہے اور دلوں کا حقیقی حال جاننے والا تو خدا تعالیٰ ہی ہے اگر وہ نرم خو شخص باطن میں غلط ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیت اور فعل کو بہتر طور پر جانتا ہے اور خود ہی اس سے معاملہ کرے گا۔ جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ نے فرمایا ہے انسان کو خدا تعالیٰ کا خانہ بھی خالی چھوڑنا چاہئے۔ یعنی سارے معاملات اپنے ہاتھ میں ہی نہیں لینے چاہئیں۔ اللہ بہت قوی اور خبیر ہے۔

معرفت کا نکتہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ نے فرمایا ہے سچے ہو کر جھوٹوں کا سا تذلل اختیار کرو۔ اس میں بڑی حکمت ہے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ دونوں فریق اپنے آپ کو سچا سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت اگر دونوں اپنے اپنے طور پر حضرت صاحب کی نصیحت پر عمل کریں تو نہایت ہی مبارک نتیجہ نکلے گا۔ یعنی دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کی بات کو ٹھنڈے دل سے سنے گا اور اس طرح دونوں ایک دوسرے کی وضاحت اور معذرت کی قدر کریں گے اور اپنی اپنی جگہ ان کا شکوہ اور غصہ جاتا رہے گا۔ اس طرح جھگڑے کے بڑھنے کا امکان ختم ہو جائے گا اور عمدہ حل کی صورت پیدا ہو جائے گی۔

ایک دلگداز تلقین سیرت حضرت مولانا شیر علی میں ایک نہایت ہی سبق آموز واقعہ درج ہے۔ سلسلہ کے ایک کارکن کے خلاف دفتری کارروائی کے نتیجہ میں کچھ قصور ثابت ہوا اور وہ قابل تعزیر ٹھہرے۔ وہ صاحب حضرت مولانا شیر علی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بڑے درد سے بیان کیا کہ اس معاملہ میں وہ واقعی بے قصور ہیں۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا آپ پھر بھی اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں اور دعائے یونس پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

ترجمہ! "(اے اللہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے۔ میں یقیناً ظلم کرنے والوں میں سے تھا۔"

چند دن کے بعد وہ صاحب حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں بہت خوش خوش حاضر ہوئے اور بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا۔ ان کے معاملہ کی مزید تحقیق کی گئی تو ان کی بے گناہی ثابت ہو گئی اور اس طرح ان کا اعزاز بحال ہو گیا۔ بے شک تذلل، استغفار اور توکل کے بڑے فائدے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسا کرنے والوں کے بے شمار گناہ بخش دیتا ہے۔ ان کو کئی نقصانات سے محفوظ رکھتا ہے اور ان کی مدد فرماتا ہے۔

وسعت قلبی سے کام لیجئے صبر و تحمل اور چشم پوشی و درگزر اعلیٰ درجہ کے اوصاف ہیں۔ بہرحال اپنا حق لینا بھی بالکل جائز ہے اور فریقین کو ایفائے عہد کرنا بھی لازم ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں بھی حسب حالات اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور فریق ثانی کی سہولت کو فوقیت دینی چاہئے۔ مثال کے طور پر قرض دار سے رقم کی وصولی کا مسئلہ ہے یا باہمی کاروبار میں آپ کے حق میں رقم نکلتی ہے۔ ممکن ہے دوسرا فریق واقعی یکمشت رقم ادا کرنے کے قابل نہ ہو۔ آپ اس کو مناسب مہلت یا قسط وار ادائیگی کی سہولت دے سکتے ہیں۔ فریقین کے معاملات کی سماعت کے دوران بارہا دیکھنے میں آیا ہے کہ نسبتاً آسان قسطوں پر راضی ہو جانے والے فریق کی طویل مدت سے ہزاروں ہزار کی پھنسی ہوئی رقوم بغیر کسی بدمزگی کے ادا ہو گئیں۔ یہ سب وسعت حوصلہ اور ہمارے جماعتی نظام کی برکت کا نتیجہ ہے اور اس کے طفیل بڑی بڑی رقوم ڈوبنے سے بچ گئیں۔

لین دین میں تحریر کی اہمیت دین حق نے باہمی لین دین کے موقع پر رقم اور معاہدہ وغیرہ کی تحریر کا واضح حکم فرمایا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہماری جماعت میں اس کی بڑی پابندی رہی ہے لیکن کچھ عرصہ سے بعض احباب اس معاملہ میں لاپرواہی اور سستی سے کام لینے لگے ہیں۔ دفتر میں کیس آتے ہیں تو فریقین تحریر نہ ہونے کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ ہمارا حصہ دار یا قرض دار ہمارا دوست تھا اور اس پر پورا پورا اعتبار تھا۔ اس پر یہ بات ان کے گوش گزار کی جاتی ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا حکم سب کے لئے ہے اور سب سے بہتر اور پر حکمت ہے۔ تحریر نہ ہونے کی وجہ سے بعض دفعہ معاملہ بہت کٹھن ہو جاتا ہے اور فریقین کے لئے نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ لہٰذا تحریر کی اہمیت سمجھنی چاہئے۔ حتیٰ کہ دوکاندار حضرات بھی جو مال ادھار دیتے ہیں اور اپنی کاپی میں درج کرتے ہیں اس پر بھی خریدار کے دستخط بوقت خریداری و ادائیگی ہونے چاہئیں اس نوعیت کے بھی کئی جھگڑے اور مسائل دیکھنے اور سننے میں آتے رہتے ہیں۔

تحریر کی جیت دفتر میں ایک کیس آیا۔ فریق اول نے بتایا کہ فریق ثانی نے کافی عرصہ قبل اس سے اتنی رقم ادھار لی تھی اور اب وہ واپس دینے سے انکاری ہے جواباً فریق ثانی نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ رقم ادھار نہیں تھی بلکہ مشترکہ کاروبار کے سلسلہ میں لی گئی تھی۔ لیکن کاروبار میں خسارہ ہوا اور رقم ڈوب گئی۔ لہٰذا فریق اول رقم کا مطالبہ کرنے میں حق بجانب نہیں ہے۔ یہ عجیب صورت حال تھی۔ پھر یہ بات بھی ہے کہ اگر کوئی شخص بدقسمتی سے کسی کا مال کھانے کی ٹھان لے تو وہ غلط بیانی کی پستی تک اترنے پر بھی تیار ہو جاتا ہے۔ متذکرہ معاملہ میں فریق اول نے بہت سوجھ بوجھ سے کام لیا تھا۔ جب فریق ثانی ادھار کی بجائے تجارتی خسارہ کے موقف پر ڈٹ گیا تو فریق اول نے کاغذ کا ایک ٹکڑا اپنی جیب سے نکال کر پیش کیا۔ جس میں فریق ثانی کی طرف سے صاف تحریر تھا کہ اس نے وہ رقوم بطور ادھار لی تھی۔ اس طرح تحریر کی جیت ہوئی اور رقم فریق اول کو دلوا دی گئی۔

صاف نیتی اور نظام سے سچی وابستگی

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے فریقین کے درمیان مسائل کو نمٹانے کے لئے مختلف سطح پر جو انتظامات ہماری جماعت میں قائم ہیں ان کا بے حد فائدہ ہے۔ اکثر احباب کی نیت صاف ہوتی ہے اور وہ منصف مزاج ہوتے ہیں۔ جب ان پر بات واضح ہو جاتی ہے کہ نظام کے تحت پورے خلوص اور محنت سے معاملہ کو پرکھا گیا ہے اور ان کے ذمہ واقعی حساب وغیرہ نکلتا ہے تو وہ فوری طور پر تعمیل پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایٹمی دور کے تاریخ وار اہم واقعات

سب سے پہلا ایٹم بم امریکہ نے 1945ء میں ٹیسٹ کیا اسی تاریخ سے شروع کر کے تاریخی لحاظ سے ترتیب وار اہم واقعات کا تذکرہ مندرجہ ذیل مضمون میں کیا گیا ہے۔

1945ء 16 جولائی کو پہلا ایٹم بم جس کا کوڈ نام Trinity ٹرینٹی رکھا گیا۔ صبح سے پہلے امریکہ کی ریاست نیو میکسیکو کے صحرا میں ٹیسٹ کیا گیا۔

6۔ اگست کو جاپان کے شہر ہیروشیما پر بم گرایا گیا۔ تین دن کے وقفہ کے بعد ایک اور ایٹم بم جاپان کے شہر ناگاساکی پر گرایا گیا۔

ان دونوں بموں کی وجہ سے جاپان نے ہتھیار ڈال دیئے اور اس طرح جنگ عظیم دوئم کا خاتمہ ہو گیا۔

1949ء 29۔ اگست روس نے اپنے پہلے ایٹم بم کا دھماکہ کیا۔

1952ء اکتوبر میں برطانیہ نے اپنا پہلا ایٹم بم آسٹریلیا کے شمال مغربی کنارے سے دور چلایا۔ نومبر میں امریکہ نے اپنے پہلے ہائیڈروجن بم کا بحرالکاہل میں واقعہ ایک جزیرے میں تجربہ کیا۔

1953ء مارچ دو امریکنوں جولیس اور ایتھل روزن برگ کو امریکہ کے ایٹمی راز چرانے اور ان کو روس تک پہنچانے کے جرم میں الیکٹرک چیئر کے ذریعے موت کی سزا دی گئی۔

1957ء مئی برطانیہ نے اپنا پہلا ہائیڈروجن بم بحرہند کے جزیرے کرسمس کے اوپر ٹیسٹ کیا۔

1960ء فروری فرانس نے اپنا پہلے ایٹم بم کا صحارا میں دھماکہ کیا۔

1962ء اکتوبر میں روس نے اپنے ایٹمی ہتھیار کیوبا پہنچا دیئے۔ جس پر ایک شدید بحران پیدا ہو گیا لیکن بالآخر روس نے ان ہتھیاروں کو واپس لے جانے کی حامی بھر لی اور دنیا جس ایٹمی جنگ کے دہانے پر پہنچ گئی تھی اس سے بچ گئی۔

1963ء اکتوبر۔ امریکہ' برطانیہ اور روس معاہدہ Partial Test ban treaty پر متفق ہو گئے جس کی رو سے فضا' یا خلاء یا زیر سمندر ہر قسم کے ایٹمی ہتھیاروں کے تجربات کی ممانعت کی گئی تھی۔

1964ء اکتوبر۔ چین نے اپنے پہلے ایٹمی بم کا اپنے صوبہ سنکیانگ میں ٹیسٹ کے لئے دھماکہ کیا۔

1969ء نومبر۔ امریکہ اور روس نے جنگی لحاظ سے اہم ہتھیاروں کی کمی کے معاہدہ کے متعلق بات چیت شروع کی اس کا نام Salt (Strategic Arms Limitation Talks) تھا۔

1970ء مارچ - معاہدہ N.P.T (Non Proliferation Treaty) معرض وجود میں آیا جس کا مقصد یہ تھا کہ نیوکلیائی ہتھیاروں کے مزید پھیلاؤ کو روکا جائے۔

1974ء مئی ہندوستان نے اپنا پہلا ایٹمی دھماکہ کیا۔

1979ء جون امریکہ اور روس نے ویانا میں سالٹ دوئم (Salt 2) معاہدہ پر دستخط کئے جس کی رو سے جارحانہ نیوکلیائی ہتھیاروں پر پابندیاں لگائی گئیں۔

1981ء جون۔ اسرائیلی لڑاکا جہازوں نے عراق کے ایٹمی ری ایکٹر کو تباہ کر دیا۔ اسرائیل کے کہنے کے مطابق یہ ری ایکٹر ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری کے لئے بنایا گیا تھا۔

1982ء جون روس اور امریکہ دونوں سپر پاورز نے جینوا میں لانگ رینج ایٹمی میزائلز کے متعلق بات چیت شروع کی۔

1986ء 26۔ اپریل۔ روس کے علاقہ یوکرائن میں چرنوبل کے مقام پر ایٹمی پلانٹ میں زبردست حادثہ پیش آیا۔ جس سے تابکاری کے پھیلنے کے خطرات بڑھ گئے۔

1987ء دسمبر۔ صدر ریگن اور گورباچوف نے واشنگٹن میں ملاقات کی اور میڈیم رینج میزائلز کو ختم کرنے کے معاہدہ پر دستخط کئے۔

1988ء مارچ اسرائیل نے اپنے ایک سابق ایٹمی ٹیکنیشن Mordechai Vannun کو ایک برطانوی اخبار کو اسرائیلی ایٹمی راز پہنچانے کے جرم میں 18 سال قید کی سزا سنائی۔

1991ء جولائی صدر بش اور گورباچوف Stra tegic arms reduction treaty (Start) پر دستخط کئے جس کی رو سے امریکی اور روسی اسلحہ خانوں میں ایک تہائی کمی کی جانی تھی۔

1991ء اکتوبر۔ امریکہ نے ناٹو کے علاقے میں رکھے گئے تمام شارٹ رینج میزائلز اور ایٹمی آرٹلری شیلز کو تباہ کرنے کا اعلان کیا اور ایٹمی بموں کے ذخیرہ میں بھی کمی کا اعلان کیا اس پر ناٹو کے ممالک نے خوشی کا اظہار کیا۔

1993 جنوری صدر بورس یلسن اور جارج بش نے ایک نئے سٹارٹ دوئم معاہدہ پر دستخط کئے جس کی رو سے امریکی اور روسی ایٹمی میزائلز کا دو تہائی حصہ تباہ کرنے پر صاد کیا۔

مارچ جنوبی افریقہ نے پہلی دفعہ اس بات کا اقرار کیا کہ اس نے چھ ایٹم بم بنائے تھے۔ لیکن 1991ء تک یہ چھ کے چھ ایٹم بم بیکار کر دیئے گئے

1994ء فروری امریکہ اور روس نے اس بات سے اتفاق کیا کہ وہ ایک دوسرے کے علاقہ میں واقع جنگی ایٹمی ہتھیاروں کے ذخیروں کو ہدف نہیں بنائیں گے۔

اکتوبر امریکہ اور شمالی کوریا ایک ایٹمی راضی نامہ پر پہنچے جس کے نتیجہ میں شمالی کوریا محفوظ ٹیکنالوجی اختیار کرے گا کیونکہ یہ خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ شمالی کوریا ایٹمی ہتھیار خفیہ طور پر تیار کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

1995ء 11 مئی دنیا کی تمام قوموں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ پچیس سالہ N.P.T (Non Proliferation Treaty) کو مستقل درجہ دے دیا جائے۔

15 مئی N.P.T کے کامیاب پھیلاؤ کے باوجود صرف چند دن بعد چین نے ایک زیر زمیں ایٹمی ٹیسٹ کیا۔

13 جون فرانس کے صدر جراک نے اعلان کیا کہ فرانس جنوبی بحرالکاہل کے ایک جزیرہ میں ستمبر میں ایٹمی تجربات کرے گا۔ جس پر تمام دنیا میں احتجاج کیا گیا۔

5 ستمبر: فرانس نے مورووا اٹول پر زیر زمین ایٹمی تجربات کئے۔ اس دفعہ پھر فرانس کے خلاف احتجاج کیا گیا۔

1996ء 27 جون۔ فرانس نے اپنا آخری تجربہ کیا۔

25 مارچ فرانس برطانیہ اور امریکہ نے South Pacific Nuclear free Zone treaty پر دستخط کئے۔

11۔ اپریل۔ افریقہ کے 43 ملکوں نے افریقہ کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک علاقہ قرار دینے کے معاہدے پر دستخط کیے۔

8 جون چین نے سنکیانگ میں ایک اور ایٹمی دھماکہ کیا۔

1997ء 2 جولائی۔ امریکہ نے نوادا صحرا میں ایک متنازعہ زیر زمین ایٹمی ہتھیاروں کا سلسلہ شروع کر دیا۔

18 ستمبر۔ امریکہ نے ایک دوسرا زیر زمین دھماکہ کیا یہ دھماکہ تابکار پلوٹینیم کے سلسلے میں تھا۔

1998ء 24 فروری فرانس کی قومی اسمبلی نے باتفاق رائے یہ فیصلہ کیا کہ ایک بین الاقوامی معاہدہ کی تصدیق کی جائے جس کی رو سے ایٹمی ہتھیاروں کے تجربات پر پابندی لگائی گئی تھی۔

19 مارچ امریکہ کے انرجی کے محکمہ نے اعلان کیا کہ وہ تابکار پلوٹینیم پر زیر زمین دھماکے اسی مہینے میں کرے گا۔

11 مئی بھارت نے راجستھان کے صحرا میں تین زیر زمین ایٹمی دھماکے کئے۔

13 مئی بھارت نے مزید دو دھماکے کئے۔

28 مئی پاکستان نے بھی چاغی کے مقام پر پانچ کامیاب دھماکے کئے۔ اور اپنے دشمن بھارت کا حساب برابر کر دیا۔

1998ء 30 مئی پاکستان نے ایک مزید دھماکہ کیا۔ اس نے کہا کہ اس دھماکے سے اس کے تجربات کا سلسلہ مکمل ہو گیا۔

اب دونوں بھارت اور پاکستان بین الاقوامی ملامت کا نشانہ بنے ہوئے ہیں اور ان پر اقتصادی پابندیاں بھی لگانے کا سوچا جا رہا ہے اور اس بات کا خطرہ ہے کہ اس برصغیر میں ایٹمی ہتھیاروں کی ایک نئی دوڑ نہ شروع ہو جائے۔

آج تک مختلف ممالک نے جو ایٹمی دھماکے کئے ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

امریکہ 1030

روس 715

فرانس 209

برطانیہ 45

چین 45

ہندوستان 6

پاکستان 6

(ماخوذ۔ ڈان 31 مئی 1998ء)

بقیہ صفحہ 3

جاوے اور اس میں ترقی کرنے کی کوشش ہو۔ بیعت ایک بیج ہے جو آج بویا گیا۔ اب اگر کوئی کسان صرف زمین میں تخم ریزی پر ہی قناعت کرے اور پھل حاصل کرنے کے جو فرائض ہیں ان میں سے کوئی ادا نہ کرے۔ نہ زمین کو درست کرے اور نہ آبپاشی کرے اور نہ موقعہ بہ موقعہ مناسب کھاد زمین میں ڈالے نہ کافی حفاظت کرے تو کیا وہ کسان کسی پھل کی امید کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس کا کھیت بالضرور تباہ اور خراب ہو گا۔ کھیت اسی کا رہے گا جو پورا زمیندار بنے گا۔ سو ایک طرح کی تخم ریزی آپ نے بھی آج کی ہے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ کس کے مقدر میں کیا ہے لیکن خوش قسمت وہ ہے جو اس تخم کو محفوظ رکھے اور اپنے طور پر ترقی کے لئے دعا کرتا رہے۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 29)

بقیہ صفحہ 4 پر

ذات کے ہر پہلو سے تھا۔ آپ کی ہر چیز سے تھا آپ سراپا عشق تھے۔ حکیم اللہ دتہ صاحب والد نظام دین صاحب نے ایک واقعہ بیان کیا ہے جو حافظ صاحب کی حضرت صاحب سے عقیدت کی ایک روشن مثال ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ

"حافظ معین الدین صاحب جو کہ آنکھوں سے نابینا تھے اور حافظ قرآن تھے۔ ان کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ایک پاجامہ خاکی رنگ کا اور ایک کوٹ لمبا گرم خاکی رنگ کا اپنا مستعمل دیا ہوا تھا۔ میں نے ان کو کہا کہ میں تم کو نئے بنا دیتا ہوں۔ تم مجھ کو یہ دے دو۔ میں نے بہت کوشش کی مگر اس نے نہ دیئے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 12- جون 1998ء

4-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ آئیے امام صاحب کے ساتھ نماز سیکھیں۔
5-05 صبح۔لقاءمع العرب۔
6-10 صبح۔کوئزپروگرام۔تاریخ احمدیت
7-00 صبح۔اردوکلاس۔
8-00 صبح۔احمدیہ ٹیلی ویژن۔لائف سٹائل المائدہ۔
8-20 صبح۔ڈچ زبان سیکھئے۔
8-50 صبح۔ہومیوپیتھی کلاس۔
10-35 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ آئیے نماز سیکھیں۔
11-00 دوپہر۔پشتوپروگرام۔درس الحدیث اسلامی اصول کی فلاسفی
11-10 دوپہر۔حضرت مسیح موعود کی شخصیت۔
12-00 دوپہر۔ تبرکات۔ تقریر حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس جلسہ سالانہ ربوہ 1968ء۔
1-10 دوپہر۔لقاءمع العرب۔
2-15 دوپہر۔اردوکلاس۔
3-15 دوپہر۔کمپیوٹرسب کے لئے۔
5-00 دوپہر۔ خطبہ جمعہ۔ لائیو۔ از بیت الفضل لندن۔
7-45 رات۔لقاءمع العرب۔
8-55 رات۔خطبہ جمعہ دوبارہ۔
10-25 رات۔اردوکلاس۔

☆......☆......☆......☆

ہفتہ 13۔جون 1998ء

12-30 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
1-05 رات۔طبی معاملات۔اردو۔
1-35 رات۔خطبہ جمعہ۔دوبارہ۔
4-30 صبح ۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
5-00 صبح۔لقاءمع العرب۔
6-15 صبح۔خطبہ جمعہ دوبارہ۔
7-20 صبح۔اردوکلاس۔
8-25 صبح۔کمپیوٹرزسب کے لئے۔
9-05 صبح۔ فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔ملاقات 98-6-8۔
10-55 صبح۔چلڈرنز کارنر حضرت صاحب کے ساتھ۔
11-25 دوپہر۔ سرائیکی پروگرام۔ خطبہ جمعہ 31-10-97
12-40 دوپہر۔طبی معاملات۔اردو۔
1-10 دوپہر۔لقاءمع العرب۔
2-15 دوپہر۔اردوکلاس۔
3-25 دوپہر۔ڈاکومنٹری۔ فوٹوگرافی۔ حصہ چہارم۔
4-30 سہ پہر۔سویڈش زبان سیکھئے۔
6-55 شام ۔بچوں کی ملاقات حضرت صاحب سے۔
8-00 رات۔لقاءمع العرب۔
10-25 رات۔اردوکلاس۔

☆......☆......☆......☆

اتوار 14۔جون 1998ء

12-30 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ کوئز قرآن کریم۔
12-55 رات۔ مجلس سوال و جواب 26-3-95۔
1-20 رات۔چلڈرنزکلاس۔98-6-13
2-55 رات۔سویڈش زبان سیکھئے۔
3-15 رات۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ تقریر حضرت بانی سلسلہ کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت۔
5-00 صبح۔چلڈرنزکارنر۔قرآن کریم کوئز۔
5-20 صبح۔لقاءمع العرب۔
6-30 صبح۔احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ تقریر تربیت اولاد۔
7-00 صبح۔اردوکلاس۔
8-05 صبح۔سویڈش زبان سیکھئے۔
8-50 صبح۔چلڈرنزکلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔98-6-13
11-00 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ قرآن کریم کوئز۔
11-20 دوپہر۔خطبہ جمعہ 98-6-12
12-25 دوپہر۔ مجلس سوال و جواب 26-3-98
1-35 دوپہر۔لقاءمع العرب۔
2-40 دوپہر۔اردوکلاس۔
4-35 سہ پہر۔چینی زبان سیکھئے۔
7-05 شام ۔انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
8-10 رات۔لقاءمع العرب۔
10-35 رات۔اردوکلاس۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 5

ہے کہ جس شخص کے دل میں جس قدر خداخوفی ہوگی اور جس قدر اس کا تعلق نظام جماعت کے ساتھ پختہ اور مخلصانہ ہوگا اسی عمدگی اور سرعت سے باہمی مسائل حل ہوجائیں گے۔

اس وقت خاکسار کے ذہن میں ایک معین واقعہ آرہاہے۔ فریقین کے درمیان قریباً دولاکھ کی ادائیگی کا مسئلہ تھا۔ فریق اول نے مکمل اور حتمی ثبوت پیش کئے اور کافی غوروخوض اور چھان بین کے بعد فیصلہ اس کے حق میں ہوگیا۔ فریق ثانی نے شرح صدر کے ساتھ اخلاص اور تعاون کے جذبہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے تصفیہ پر فوری طور پر صاد کردیا اور بہت بڑی رقم کی ادائیگی چند روز میں کردی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیردے۔

معمولی باتوں کو خود حل کیجئے بعض دفعہ ایسے کیس بھی سامنے آئے ہیں جو بالکل معمولی نوعیت کے تھے اور فقط ہمسائے کے حقوق کا احترام کرنا ہی ان مسائل کا بہترین اور آسان ترین حل تھا۔ مثلاً گھر کے سامنے نالی کی صفائی کا مسئلہ ہے۔اپنے گھر کی صفائی اس طور پر نہ کیجئے کہ نالی کا گند پڑوسی کے گھر کے سامنے جاکر جمع ہوجائے۔ اور اسے دوتین گھروں سے گند کو خود صاف کرنا پڑے۔ بیرون مکان پانی کے نکاس کی مشترکہ نالی کی صفائی کا انتظام اس طرح کرنا چاہئے کہ ہرگھراس میں حصہ لے اور آخر تک صفائی ہوجائے۔ احساس ذمہ داری اور باقاعدگی سے تعاون یا مشترکہ طور پر کچھ رقم خرچ کرنے سے کبھی بھی غلاظت کسی ایک جگہ جمع نہ ہوپائے گی۔ پھر جو حضرات چھت پر سوتے یا آتے جاتے ہیں انہیں فصیل کی اونچائی اس حد تک رکھنی چاہئے کہ اردگرد کے گھروں میں بے پردگی نہ ہو۔یا ہوادار جالیاں اس طرز کی ہوں اور اس اونچائی پر نصب کی جائیں کہ بے پردگی کا احتمال نہ رہے۔ یہ بالکل بنیادی اور آسان سے حقوق ہیں جن کی پابندی ضروری ہے۔اپنے گھر کا کچرا کھلے طور پر یا شاپنگ بیگ کے اندر ڈال کر عین سڑک کے کنارے یا آس پاس کے مکانوں کے سامنے ہرگز نہیں پھینکنا چاہئے ورنہ آپس میں بدمزگی اور دوسروں کی تکلیف اور شکایت کا باعث ہوگا۔

خیرہی خیر کا پہلو بہرحال اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے ہاں باہمی مسائل اور تکرار کی تعداد بھی بہت کم ہے اور ان کو خوش اسلوبی سے حل کرنے کے انتظامات بھی عمدہ اور وسیع ہیں۔ نظام کی برکت سے فائدہ اٹھانا اور پورے اخلاص کے ساتھ تعاون کرنا سراسر خیر کا پہلو رکھتا ہے۔ فریقین سے اکرام' اخلاق' وسعت حوصلہ اور جذبہ خدمت سے پیش آنا اور ان کی باتوں پر غیر جانبداری اور دردمندی سے غور کرکے اور دعا سے کام لے کر رائے دینا مسائل کا حل نکالنے میں بڑا ممد ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس طرح اللہ کی مدد بھی حاصل ہوتی ہے اور فریقین پر اس دماغ سوزی' دردمندی اور بے غرضی کا مثبت اثر بھی پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سارے مسائل آسان فرمادے اور سارے کام درست فرمادے (اے رب کریم تو ایسا ہی کر)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل علالت کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ جملہ احباب سے محترم مولانا موصوف کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ بشیراں رفیق صاحبہ زوجہ چوہدری محمد رفیق صاحب اٹھوال دارالعلوم شرقی (حلقہ برکت) الائیڈ ہسپتال میں داخل ہیں ان کا رسولی کا آپریشن متوقع ہے۔

○ مکرم وحید احمد صاحب کارکن نظارت امور عامہ کا بھائی گذشتہ کچھ عرصہ سے بیمار چلا آرہاہے کچھ دن ہسپتال میں داخل رہنے کے بعد گھرواپس آگیا تھا لیکن اب دوبارہ طبیعت علیل ہورہی ہے اور پہلی والی پوزیشن بن رہی ہے۔

○ مکرم شیخ عبدالرشید اختر صاحب سابق کارکن دارالضیافت ربوہ حال مقیم راولپنڈی کا بفضل خدا دل کا بائی پاس ملٹری ہسپتال میں ہوگیا ہے کمزوری بہت زیادہ ہے اور بائیں جانب فالج کا حملہ ہواہے طبیعت کچھ بہتر ہے۔

○ مکرم جنرل (ر) ناصر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم قریشی حمید احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کا بیرونی ملک میں آپریشن ہونا ہے۔

○ عزیز شیخ کمال اقبال ابن شیخ محمد اقبال شریف صاحب قائد مجلس گلبرگ لاہور عمر 4 سال کی دونوں آنکھوں میں موتیا اتر آیا ہے۔دعا کی درخواست ہے۔

جملہ احباب سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ نعیمہ ناصر صاحبہ بنام ورثاء مکرم چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب بابت ترکہ محترمہ نور بیگم صاحبہ)

ورثاء محترمہ نور بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب (وفات یافتہ) سکنہ دارالصدر شمالی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ موصوفہ .بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ لہٰذا مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کے ترکہ میں سے ان کا حصہ محترمہ کے مندرجہ ذیل ورثاء میں مطابق شرعی حصص تقسیم کردیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ مکرم چوہدری غلام قادر صاحب (بیٹا)
2۔ محترمہ نعیمہ ناصر صاحبہ (بیٹی)
3۔ محترمہ امتہ الکریم نصرت صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس تقسیم پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ 10: جون-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 30 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

11جون غروب آفتاب	7-16
12جون طلوع آفتاب	4-59

عالمی خبریں

حکومت امریکہ نے دہشت گرد ملکوں کی ایک نئی فہرست جاری کی ہے جس میں کیوبا اور شمالی کوریا کے علاوہ چھ اسلامی ممالک ایران- لیبیا- عراق- شام- سوڈان اور افغانستان شامل ہیں- ایران آقائے خمینی کے لائے ہوئے اسلامی انقلاب کے بعد امریکی قالب میں نہیں ڈھل سکا- لیبیا نے لاکربی طیارہ کے دو ملزم امریکہ کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا تھا- عراق اقوام متحدہ کی پابندیوں کے باوجود ڈٹا ہوا ہے- شام جولان کے پہاڑی علاقہ سے دستبردار نہیں ہو رہا- سوڈان اسلام کی باتیں کرتا ہے- مبصرین کے مطابق یہی باتیں انہیں دہشت گرد قرار دلوا رہی ہیں-

عراق نے کہا ہے کہ انسانی ہمدردی کے تحت ملنے والی امداد نہیں لیں گے- امداد دینے والے ممالک کے ہم شکر گذار ہیں- آئندہ وہ ہم پر عائد بلاجواز پابندیوں کے خاتمہ کے لئے کوششوں میں ہمارا ساتھ دیں- عراقی صدر صدام حسین نے کہا کہ عراق کو دولت کی ضرورت نہیں- اور نہ ہی عراقی عوام کاہل و سست ہیں کہ دوستوں سے امداد کی بھیک مانگیں-

یورپی یونین نے بھارت کے بعد پاکستان پر بھی سخت پابندیاں عائد کر دی ہیں- ان پابندیوں کے نتیجہ میں امداد کے برسلز معاہدے کی منظوری بھی روک دی گئی ہے- اور دیگر مالیاتی اداروں سے بھی امداد بند کرنے کی سفارش کی گئی ہے- برسلز معاہدہ کے تحت پاکستان میں ترقیاتی کاموں کے لئے کروڑوں ڈالرز کی امداد دی جانے والی تھی جو کہ اب نہیں ملے گی- یونین کے اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جائے گا جو بھارت کے خلاف کیا گیا ہے- اور پاکستان کے ساتھ کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی-

دنیا کا سب سے بڑا سپورٹس ایونٹ فٹ بال ورلڈ کپ 10- جون سے پیرس میں شروع ہو گیا ہے مقابلے میں 32 ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں دنیا بھر کے ممالک میچوں کو لائیو ٹیلی کاسٹ کر رہے ہیں- دلچسپ بات یہ ہے کہ ایک گروپ میں امریکہ اور ایران کو اکٹھے رکھا گیا ہے اور اس گروپ کا پہلا میچ بھی ان دونوں ہی کے درمیان کھیلا جا رہا ہے-

یورپین یونین نے عالمی مالیاتی اداروں سے کہا ہے کہ وہ پاکستان کے قرضے موخر کر دیں یورپین یونین کے وزرائے خارجہ نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ بھارت کے قرضے موخر کرنے کی تجویز دینے کے بعد ہم عالمی اداروں سے پاکستان کے خلاف بھی ایسا ہی رد عمل دیکھنے کی امید رکھتے ہیں- لیکن ان قرضوں کا زیادہ دیر تک موخر کئے جانے کا انحصار اس بات پر ہے کہ پاکستان کی اقتصادی اور مالی صورت حال کیا ہے- یورپین یونین نے دونوں ملکوں سے یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ وہ علاقائی مسائل کو حل کرنے کے لئے چین کو بھی شامل کریں اور مذاکرات کا آغاز کریں-

بحیرہ عرب سے اٹھنے والے خوفناک سمندری طوفان نے اپنا رخ کراچی سے تبدیل کر کے بھارت کے دو صوبوں راجستھان اور گجرات میں بڑے پیمانے پر تباہی مچا دی- اور درجنوں افراد کی ہلاکت کی اطلاع ملی ہے- بھارت کے ان دونوں صوبوں میں مواصلاتی نظام درہم برہم ہو گیا ہے- بے شمار درخت اکھڑ گئے ہیں- بجلی کے کھمبے زمین پر گر گئے- دس ہزار افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کر دیا گیا ہے- جبکہ طوفان کے رخ بدل لینے کے باوجود سندھ کے ساحلی علاقوں میں بھی تیز بارشیں ہو رہی ہیں- سندھ کے جنوب مشرقی ساحل پر بارہ سے اٹھارہ فٹ تک بلند سمندری لہریں اٹھ رہی ہیں- سندھ کے ساحلی علاقوں میں تمام احتیاطی اقدامات کئے جا رہے ہیں-

فرانسیسی صدر جیکوئس چراک نے کہا ہے کہ اگر پاکستان کے خلاف پابندیاں لگائی گئیں اور کروڑوں لوگوں کو مشکلات سے دوچار کر دیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ پاکستان اپنی ایٹمی ٹیکنالوجی دوسرے اسلامی ممالک کو بیچنے کا سوچنے لگے- اور یہ ایک انتہائی خطرناک صورت حال ہوگی-

سری لنکا کی افواج اور تامل گوریلوں میں لڑائی کے نتیجہ میں ایک سو ایک سری لنکن فوجی اور تامل گوریلے ہلاک ہو گئے-

ہندوستانی فوج کے ہزاروں جوانوں نے کشمیر کے پہاڑی علاقوں میں حریت پسندوں کے خلاف محاذ کھول دیا ہے- تقریباً سات ہزار فوجی جوانوں اور پولیس کمانڈوز نے ڈوڈہ ضلع کے علاقوں میں یہ اپریشن شروع کیا ہے-

ملکی خبریں

حکومت پنجاب نے ایک پبلک نوٹس کے ذریعہ تمام تعلیمی اداروں کو مطلع کیا ہے کہ وہ گرمیوں کی تعطیلات کے لئے اپنے ادارے فوراً بند کر دیں خلاف ورزی کی صورت میں ان اداروں کی رجسٹریشن اور الحاق متعلقہ قوانین کے تحت منسوخ کر دیا جائے گا-

ربوہ کی معروف شاہراہ اقصیٰ اور ریلوے روڈ کے سنگم پر تیز رفتار ٹرک نے کمسن محنت کش کو کچل دیا- قریبی گاؤں برج بابل کا بارہ سالہ عبدالرؤف اپنے گدھے پر چارہ لاد کر جا رہا تھا کہ ٹرک سے ٹکرا کر زمین پر گر گیا- اور ٹرک کے ٹائروں تلے آکر موقع پر ہی جاں بحق ہو گیا- ٹرک ڈرائیور کو گرفتار کر لیا گیا ہے-

وزیراعظم محمد نواز شریف نے ایک خلیجی روزنامے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ ایٹمی جنگ سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ صرف مسئلہ کشمیر کا حل ہے- انہوں نے کہا کہ اب گیند بھارت کی کورٹ میں ہے اب اسے کشمیر سمیت تمام تنازعات پر بات چیت کا آغاز کرنا ہوگا- جبکہ اس سے پہلے وہ ہمیشہ مذاکرات کے بیک ٹریک کا راستہ چنتا ہے- انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ 5 بڑے سلامتی کونسل کو تنگ نظر مقاصد کے لئے بطور ہتھیار استعمال کر رہے ہیں انہوں نے یہ بھی کہا کہ بم کا کوئی مذہب نہیں ہوتا اس لئے پاکستان کے ایٹمی دھماکوں کو اسلامی بم کہنا غلط ہے- اور ہم کبھی بھی بم میں مذہب کو شامل نہیں کریں گے- انہوں نے مزید کہا کہ سی- ٹی- بی- ٹی- اور این- پی- ٹی- جیسے معاہدے ملکی سلامتی کو لاحق خطرات میں امن کے حالات کو آگے بڑھانے میں کوئی کردار ادا نہیں کر سکتے- وزیراعظم پاکستان نے مزید کہا کہ ہمیں اپنی ایٹمی تنصیبات پر اسرائیل کے ممکنہ فوجی حملے کے بارے میں فکر نہیں ہے- ہم کسی بھی ملک کی جارحیت کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں- انہوں نے کہا کہ جوہری ٹیکنالوجی کسی دوسرے ملک کو منتقل کرنے کی کوشش نہیں کی جبکہ دوسرے کئی ملک ایسا کر رہے ہیں- انہوں نے مزید کہا کہ مسئلہ کشمیر حل ہو جائے تو پاکستان اور بھارت کے تعلقات معمول پر آجائیں گے-

محترمہ بے نظیر بھٹو سابق وزیراعظم پاکستان اور چیئرپرسن پیپلز پارٹی نے کہا ہے کہ نواز حکومت کو ختم کر کے ہی ملک کو بچایا جا سکتا ہے- انہوں نے کہا کہ فراڈ میں نے نہیں کیا بلکہ فراڈ تو نواز حکومت کر رہی ہے- حکومت نے اپنی نااہلی کو چھپانے کے لئے ایمرجنسی لگائی ہے- انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ آئندہ چھ ماہ کے اندر ملک کے لاکرز اور سرٹیفکیٹ بھی منجمد کر دئے جائیں گے-
انہوں نے مزید کہا کہ ہم تو عدالتوں کا احترام کرتے ہیں- میرے خلاف ایک بھی الزام ثابت نہیں ہو سکا- انہوں نے بتایا کہ سوئٹزرلینڈ اور برطانیہ بعض دستاویزات کو اس لئے تسلیم کرتے ہیں کہ یہ دستاویزات ایک حکومت کے اٹارنی جنرل کی طرف سے فراہم کی گئی ہیں-

اہل ربوہ کیلئے خوشخبری
تابکاری اثرات سے بچاؤ کیلئے
حفاظتی ادویات مفت حاصل کریں
محمود ہومیوپیتھک سٹور اینڈ کلینک
اقصیٰ چوک ربوہ

باجوہ اسٹیٹ ایجنسی
ربوہ میں اپنی جائیداد کی خرید وفروخت کے لئے باجوہ اسٹیٹ ایجنسی سے رابطہ کریں۔
باجوہ اسٹیٹ ایجنسی
یادگار روڈ نزد مرکز قومی بچت ربوہ
211956

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
3-30 تا 7-30 شام

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز- ربوہ میں داخلے جاری ہیں-
مورخہ 15 جون 98 سے نئی کلاسز شروع ہو رہی ہیں- اندرون اور بیرون ملک کام آنیوالے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز میں داخلے جاری ہیں ☆ تجربہ کار اساتذہ ☆ جدید ترین Pentium 166 کمپیوٹرز اور مکمل ائر کنڈیشنڈ لیبارٹری ☆
مزید معلومات بذریعہ فون: 212034 یا کالج واقع 23- شکور پارک- ربوہ آکر حاصل کی جا سکتی ہیں-
خواتین کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز اور علیحدہ اوقات میں کلاسز کا انتظام موجود ہے-

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
ضلع سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
• حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے-
214338
منیجر مطب حمید 49 ٹیل
فیصل آباد روڈ
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

پتہ بیرون